بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۴ شہادت ۱۳۴۷ ہش ۱۵ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ ۱۴ اپریل ۱۹۶۸ء | نمبر ۸۰

اخبار احمدیہ

۰- ربوہ ۱۳ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

۰- کل نماز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے سورۃ حٰم السجدہ کی آیات

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔۔۔۔۔۔

وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

کی تلاوت کرنے کے بعد ان کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مومنوں سے اس توقع کا اظہار فرمایا ہے کہ ان کی زبان سے ہمیشہ احسن قول جاری ہوگا۔ احسن قول وہ ہوتا ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے اور اس کے ساتھ ہی انسان کا عمل اور اس کا دل بھی اس کی تصدیق کرے۔ وہ برائی کا جواب نہایت نیک سلوک سے دے اور ظلم کے مقابلہ میں صبر کا نمونہ دکھائے

مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس مورخہ ۲۷ اپریل ۶۸ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں ہوگا انشاء اللہ۔ حضور اس اجلاس کی صدارت فرمائیں گے۔ پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

(۱) محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ الہام "فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار"... "فرعین مسلط نہیں کئے جائیں گے کہ اس کو ہلاک کریں۔" (تذکرہ صفحہ ۲۴۴)

(۲) محترم میر محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ "تحریف بائیبل کی تاریخ"

(۳) محترم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال۔ "ہمسایہ کے حقوق از روئے اسلام"

احباب کو چاہیئے کہ بکثرت شمولیت فرما کر استفادہ کریں۔ انشاء اللہ العزیز آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے بھی مستفیض ہونے کا موقعہ ملے گا۔ خاکسار ابوالعطاء

43

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محض جائداد اور مال و اسباب کی وراثت کے خیال سے اولاد کی خواہش کرنا جہنمی زندگی ہے

ایسا ہم و غم لا حاصل ہے جو دنیا میں جہنمی زندگی کا نمونہ ہے اور آخرت میں بھی عذاب دینے والا

"بہت سے لوگ ہیں جو اہل و عیال کا تہیہ کرتے ہیں اور ان کے سارے ہم و غم اسی پر آ کر ختم ہو جاتے ہیں کہ کوئی اولاد ان کے بعد ان کے مال و اسباب اور جائداد کی مالک اور جانشین ہو۔ اگر انسان کی خواہش اسی حد تک محدود ہے اور وہ خدا کے لئے کچھ بھی نہیں کرتا تو یہ جہنمی زندگی ہے۔ اس کو اس سے کیا فائدہ؟ جب یہ مر گیا تو پھر کیا دیکھنے آئے گا کہ اس جائداد کا کون مالک ہوا ہے اور اس سے اس کو کیا آرام پہنچے گا۔ اس کا تو قصہ پاک ہو چکا اور یہ کبھی پھر دنیا میں نہیں آئے گا۔ اس لئے ایسے ہم و غم سے کیا حاصل جو دنیا میں جہنمی زندگی کا نمونہ ہے اور آخرت میں بھی عذاب دینے والا۔

قرآن شریف پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مُردوں کے واپس نہ آنے کے دو وعدے ہیں۔ ایک جہنمیوں کے لئے جیسے فرمایا۔ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ۔ اہلکناہا عذاب پر بھی آتا ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ خراب زندگی کے لوگ پھر واپس نہیں آئیں گے اور ایسا ہی بہشتیوں کے لئے بھی آیا ہے لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا۔ دو ہی قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور دونوں کا عدم رجوع ثابت ہے ۔۔۔ غرض جبکہ یہ ثابت ہے کہ پھر اس دنیا میں واپس آنا نہیں ہے اور یہاں سب قصہ تمام کر کے جائیں گے اور پھر دنیا سے کوئی تعلق باقی نہ رہے گا تو املاک و اسباب کا خیال کرنا کہ اس کا وارث کوئی ہو، یہ شرکا کے قبضہ میں نہ چلے جاویں، فضول اور دیوانگی ہے۔ ایسے خیالات کے ساتھ دین جمع نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ منع نہیں بلکہ جائز ہے کہ اس لحاظ سے اولاد اور دوسرے متعلقین کی خبر گیری کرے کہ وہ اس کے زیر دست ہیں تو پھر یہ بھی ثواب اور عبادت ہی ہوگی۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۸۰-۳۸۱)

مسعود احمد جہلمی پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۴ اپریل ۱۹۶۸ء

دنیا میں اسلام پھیلانا
مسلمان درویشوں کا کارنامہ ہے

آئندہ مئی میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا عرس منایا جائیگا آپ کا مزار لاہور میں واقع ہے۔ آپ کی شان میں حضرت معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ اجمیری کا یہ شعر مشہور ہے۔

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

یعنی آپ گنج بخشتے ہیں تمام دنیا کو فیض پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نور کا مظہر ہیں ناقصوں کے لئے پیر کامل ہیں اور کاملوں کے راہنما ہیں۔ آپ کی یہ تعریف ایک ایسے بزرگ کی زبان سے ہے جو بذاتِ خود بڑی شان رکھتے ہیں۔ اس سے حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمت کے علو شان کا پتہ چلتا ہے آپ کی مشہور تصنیف کشف المحجوب آج بھی علم تصوف میں اونچا مقام رکھتی ہے۔

آپ کی بزرگی تو اس ایک امر سے ہی واضح ہوتی ہے کہ صدیوں سے آپ کے مزار پر نہ صرف عرس میں بلکہ ہمیشہ زائرین کا جمگھٹ لگا رہتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ مرتبہ آپ کو کس طرح حاصل ہوا۔ ہماری دانست میں اس کا صرف ایک جواب ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ نے اپنی تمام زندگی ہمہ تن تبلیغ اسلام میں صرف کر دی۔ آپ نہ صرف عالم تھے بلکہ عمل کے چلتے پھرتے نمونہ تھے۔ آپ نے نہ صرف زبان سے بلکہ اپنے کردار سے تبلیغ اسلام کی ہے۔ الغرض آپ صحیح معنوں میں ایک عالم باعمل تھے اور سر سے پاؤں تک اسلام کی تعلیمات کے مبلغ تھے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے زندہ نمونہ تھے۔

آپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے ہندوستان میں اپنے مرشد کے ایک اشارے پر تبلیغ کے لئے اپنے وطن کو چھوڑ کر سفر کیا۔ آپ کے پاس کوئی دنیوی سامان موجود نہیں تھا۔ صرف تن کا چھوٹا موٹا لباس اور پانی پینے کے لئے ایک مٹی کا ایک پیالہ تھا۔ سفر کے لئے نہ آپ کو کسی سواری کی ضرورت تھی اور نہ کسی اور ساز و سامان کی۔ ایک جوشِ اسلام تھا جو آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ الغرض اللہ تعالیٰ کے سوا آپ کا کوئی سہارا نہ تھا۔ ایسی حالت میں آپ نے آکر اس جگہ ڈیرے ڈال دیئے جہاں اب آپ کا مزار ہے اور غیر مسلموں کے سامنے اسلامی تعلیمات کا ایسا نمونہ پیش کیا کہ چند ہی دنوں میں مرجعِ خاص بن گئے۔ اور لاہور کے گرد و نواح میں اسلام کی خوشبو پھیلا دی۔ ہزاروں لوگوں نے آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام بھی نہیں جانتے تھے اسلام کے فدائی بن گئے۔

آپ ان مسلمان درویشوں کے پیش رو تھے جنہوں نے ہندوستان میں اسلام پھیلایا ہے۔ اس زمانہ میں تبلیغ اسلام کا یہی طریق تھا کہ ایک بزرگ اپنے شاگردوں کو تبلیغ کے لئے علاقے تقسیم کر دیتا تھا اور ہر شاگرد بغیر کسی چون و چرا کے بغیر کسی ساز و سامان کے اس علاقہ میں پہنچ جاتا تھا۔ اور اپنی زندگی تبلیغ دین میں کھپا دیتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ تبلیغ اسلام کا یہ سلسلہ بڑے نظم و ضبط اور قاعدہ سے جاری رہا ہے۔ مرشد اس سلسلہ کا مرکز ہوتا تھا وہ اپنے شاگردوں کی قابلیت اور عمل و علم کے مطابق ان کو علاقے تقسیم کرتا تھا اور جہاں مناسب سمجھتا ان کی تبدیلیاں بھی کرتا تھا۔

ان درویشوں کی زندگی میں کسی قسم کی دنیوی ملونی نہیں ہوتی تھی۔ وہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہتھیار بن جاتے تھے۔ اور دن رات عبادت الٰہیہ میں صرف کرتے۔ ان کا کھانا پینا۔ چلنا پھرنا۔ سونا جاگنا رب اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا تھا۔ الغرض ان کا یہ عالم تھا کہ ؎

حاصلِ عمر نثارِ رہِ یارے کردم
شادم از زندگئ خویش کہ کارے کردم

مسلمان درویشوں نے صرف ہندوستان ہی میں اس طرح اسلام نہیں پھیلایا بلکہ انڈونیشیا اور چین میں بھی جو مسلمان آج موجود ہیں وہ انہیں درویشوں کا کارنامہ ہے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر چار دانگ عالم میں بغیر زادِ سفر کے نکل جاتے تھے اور جہاں جاتے تھے آفتابِ اسلام کی کرنیں بکھیر دیتے تھے۔

افسوس ہے کہ مسلمانوں میں تبلیغ کا یہ جوش و خروش اور امتدادِ زمانہ کے ساتھ ساتھ کم ہوتا چلا گیا اور ان بزرگوں کے پسماندگان نے اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنا چھوڑ دیا اور تبلیغ اسلام کی بجائے پیری محض فقیری دکھاوا اور ذریعہ آمد بن کر رہ گیا۔ یہ نہیں کہ آج یہ آگ بالکل بجھ گئی ہے۔ ابھی راکھ میں چنگاریاں موجود ہیں۔ لیکن زمانے کے بدل جانے کی وجہ سے یہ پرانا طریق تبلیغ موثر ثابت نہیں ہو رہا۔

آج دنیا کے حالات کے پیش نظر تبلیغ اسلام کی ضرورت پہلے سے بھی کئی گنا زیادہ ہو گئی ہے۔ چاہیئے کہ مسلمان اب موجودہ زمانہ کے حالات کے مطابق اس کام کو پھر شروع کریں۔ دنیا مبلغین اسلام کے لئے چشم براہ ہے۔ تاہم جب تک حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ اور دوسرے درویشوں کا جوشِ تبلیغ پیدا نہ ہوگا اس وقت تک کام نہیں ہو سکتا۔ یہ کام دراصل جنون چاہتا ہے۔ اسی قسم کا جنون جس طرح کا جنون ان درویشوں نے اپنے زمانہ میں دکھایا تھا۔

کیوں مصیبت میں کہوں تجھ سے محبت نہ رہے
وہ محبت ہی نہیں جس میں مصیبت نہ رہے

کس لئے مانگ نہ لوں تیری رضا ہی تجھ سے
تاکہ پھر مانگنے کی مجھ کو ضرورت نہ رہے

آپ گو کرتے رہیں لاکھ حقیقت سے گریز
یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ حقیقت نہ رہے

اس قدر آتے ہیں فرقت میں محبت کے مزے
اب میرا جی نہیں یہ چاہتا فرقت نہ رہے

آنی جانی ہے فقط دولتِ دنیا تنویر
وہ بھی دولت ہے کوئی آ کے جو دولت نہ رہے

تنویر

تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھنے کی روحانی تحریک

حضرت سیدنا المصلح الموعودؓ کی نظر میں

۶۶

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔ ربوہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائے عزّوجل سے اطلاع پاکر بار بار اور پُرزور اور پُرشوکت انداز میں بشارت دی ہے کہ آسمان پر اسلام کی شاندار فتح اور عالمگیر غلبہ کا فیصلہ طے پا چکا ہے۔ اس فیصلہ کے مطابق خدا تعالےٰ کے فضل و رحم کو جذب کرنے اور اس کے عملی نفاذ کے زمانہ کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھنے کی نہایت مبارک اور انقلاب انگیز تحریک جاری فرمائی ہے۔ اس تحریک نے جماعت کے ہر طبقہ میں ذکرِ الٰہی اور عشقِ مصطفوی کی ایک نئی روح پھونک ڈالی ہے اور مادی دنیا میں عالم روحانیت کی ایک نئی فضا ابھر رہی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

احبابِ جماعت کے لئے یہ اطلاع یقیناً اضافہ علم و عرفان کا موجب ہوگی کہ آج سے قریباً پون صدی پیشتر سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے بھی ۱۲؍مئی ۱۹۴۴ء کو اسی نوع کی ایک بابرکت تحریک فرمائی تھی اور ہر احمدی کو بارہ بارہ مرتبہ تسبیح و تحمید کرنے اور درود شریف کا ورد کرنے کا اہم ارشاد فرمایا تھا۔ لیکن اس کے بعد جب خلافتِ ثالثہ کا عہدِ مبارک آیا تو خدا تعالےٰ نے اپنے خلیفہ برحق کے قلب مطہر پر جب از سرِ نو اس کا القاء فرمایا تو ساتھ ہی پہلے سے زیادہ تعداد میں دعائیہ کلمات دہرائے جانے کی طرف متوجہ فرمایا۔

اس خدائی تصرّف سے ہمارا دل خدا کی حمد سے معمور اور اس یقین سے لبریز ہو جاتا ہے کہ غلبۂ اسلام کے ہر اہم مرحلہ پر خود خدائے ذوالعرش کی طرف سے راہنمائی کی جاتی ہے کہ موجودہ وقت میں فتح اسلام کی منزل تک جلد سے جلد پہنچنے کے لئے کن مجاہدات کی ضرورت ہے جو اس کا واقعاتی ثبوت ہے کہ تمکین دین ہمیشہ نظامِ خلافت ہی سے وابستہ رہی ہے۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد ذیل میں حضرت سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی جاری فرمودہ تحریک کے اصل الفاظ شائع کئے جاتے ہیں تا امام ہمام کی حالیہ تحریک کے عظیم الشان برکات و انوار اور فیوض و ثمار کا اندازہ خود مصلح موعودؓ کی مقدس زبان سے لگا سکیں۔ اللہ تعالےٰ غلبۂ اسلام کا دن ہماری زندگیوں میں ہمیں دکھا دے اور جس طرح ہماری پیدائشیں ایک افسردہ دنیا میں ہوئیں ہماری موتیں خوش دنیا میں ہوں اور ہم اپنے پیچھے ایک ایسی دنیا چھوڑ جائیں جس پر ہمارے خدائے واحد اور ہمارے رسول مقبول محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حقیقی بادشاہت قائم ہو چکی ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ۱۲؍مئی ۱۹۴۴ء کو ایک نہایت اہم اور ایمان افروز خطبہ جمعہ دیا جس میں دوستوں کو نمازیں سنوار کر ادا کرنے کی تاکید کرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ:

"پھر دو چیزیں اور بھی ہیں جن کا میں ذکر کر دینا چاہتا ہوں۔ جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ کم سے کم عشاء میں ان امور کی پابندی کریں تاکہ انکے دلوں کا نور بڑھے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل ان پر نازل ہوں۔ اُن دو باتوں میں ایک یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کَلِمَتَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ فرماتے ہیں۔ دو کلمے ایسے ہیں کہ رحمٰن کو بہت پیارے ہیں۔ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ زبان پر بڑے ہلکے ہیں۔ عالم۔ جاہل۔ عورت، مرد، بوڑھا۔ بچہ ہر شخص ان کلمات کو آسانی سے ادا کر سکتا ہے۔ اگر تم دو سال کے بچے کو وہ کلمات سکھانا چاہو تو وہ بھی ان کو سیکھ جائے گا۔ اگر ایک بوڑھے کھوسٹ کو وہ کلمات سکھانے لگو تو وہ بھی ان کو سیکھ لے گا۔ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ۔ لیکن قیامت کو جب

اعمال کا وزن

ہوگا تو جس شخص کی نیکیوں کے پلڑے میں وہ ہوں گے۔ وہ اسے بہت بھاری بنا دیں گے اور اسے دوسرے پلڑے سے نیچا کر دیں گے۔ وہ کلمے یہ ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ یہ کتنا چھوٹا سا کلمہ ہے اگر تم اپنے دو سالہ بچے کو یاد کرانا چاہو تو وہ بھی اسے آسانی سے یاد کر لے گا۔ کیونکہ اس کا وزن ایسا ہے جس میں توازنِ شعری قائم ہے۔ اور انسان ان کلمات کے پڑھتے وقت یوں محسوس کرتا ہے کہ گویا ایک جھولا جھول رہا ہے۔ جو کبھی اونچا ہو جاتا ہے اور کبھی نیچا ہو جاتا ہے۔ پس چونکہ ان میں تناسب صوتی پایا جاتا ہے اس لئے ان کا یاد رکھنا بڑا آسان ہے۔ اور اسے اپنی زبان سے دہرانا تو اور بھی آسان ہے۔ جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

تسبیح و تحمید اور تکبیر

کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں تسبیحوں میں سے یہ تسبیح آپ نے بڑی اہم قرار دی ہے ۔۔۔۔۔۔ اسی طرح دوسری چیز جو اسلام کی ترقی کے لئے ضروری ہے وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی برکات اور آپؐ کے فیوض کا دنیا میں وسیع ہونا ہے اور اُن برکات اور فیوض کو پھیلانے کا بڑا ذریعہ درود ہے۔ بے شک ہر نماز میں تشہد کے وقت درود پڑھا جاتا ہے۔ مگر وہ جبری درود ہے۔ اور جبری درود اتنا فائدہ نہیں دیتا جتنا اپنی مرضی سے پڑھا ہوا درود انسان کو فائدہ دیتا ہے۔ وہ درود بے شک نفس کی ابتدائی صفائی کے لئے ضروری ہے لیکن تقرب الی اللہ کے حصول کے لئے اس کے علاوہ بھی درود پڑھنا چاہیئے ۔۔۔۔۔۔ مگر درود پڑھنے کے یہ معنے نہیں کہ انسان محض درود کے الفاظ اپنی زبان سے دہراتا جائے بلکہ اُسے چاہیئے درود سمجھ کر پڑھے ۔۔۔۔۔۔ جب انسان اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہے تو اُسے پتہ ہو کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ اے خدا تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما۔ آپؐ کے درجات کو بلند کر۔ آپؐ کی تعلیم کو دنیا میں پھیلا۔ آپؐ کا نور دنیا میں روشن کر۔ اور آپؐ جس کام کے لئے دنیا میں بھیجے گئے ہیں اس میں آپؐ کو کامیاب فرما تاکہ ساری دنیا آپؐ کے جھنڈے کے نیچے آ جائے۔ ساری دنیا صداقت کو قبول کرے۔ اور ساری دنیا آپؐ کی غلامی کو اختیار کر لے۔ جب کوئی شخص اس درد سے درود پڑھے گا کہ دنیا کو آپؐ کے ذریعہ سے ہدایت حاصل ہو اور آپؐ کا لایا ہوا نور وہ قبول کر لے۔ تو یہ لازمی بات ہے کہ خدا تعالےٰ اس شخص کو بھی اس امر کی توفیق عطا فرماوے گا کہ وہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے انوار

کو پھیلانے میں حصہ لے اور آپؐ کے احکام کی دنیا میں اشاعت کرے۔ ہم دیکھتے ہیں جب کوئی شخص کسی غریب آدمی کا ہاتھ پکڑ کر اسے کسی امیر کے دروازے پر لے جاتا ہے اور کہتا ہے اس کی مدد کی جائے۔ تو اس کے اپنے دل میں بھی اس کے متعلق رحم کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب یہ خدا سے کہے گا کہ خدایا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلا تو اس کے اپنے دل میں بھی درد پیدا ہوگا کہ میں بھی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے .. ..

.. ..

.. ..

نور کو دنیا میں روشن کرنے کا موجب بنوں۔ جب یہ خدا سے کہے گا کہ خدایا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی دنیا میں اشاعت فرما تو اس کے اپنے دل میں بھی درد پیدا ہوگا کہ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی اشاعت میں حصہ لوں۔ اور چونکہ آل کے لفظ میں وہ سب لوگ شامل ہیں جو

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت کرتے اور آپؐ کے انوار کو پھیلانے میں حصہ لیتے ہیں .... ان الفاظ کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وہ فیضان جو بواسطہ مسیح موعود مقدر ہے۔ اس کی طرف اس کی خاص طور پر توجہ رہے گی اور یہ کوشش کرے گا کہ میں اس فیضان سے بھی حصہ لوں۔ بہرحال ہماری جماعت کو درود پڑھنے کی طرف بھی خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے ...... اگر ہماری جماعت کے دوست یہ قدم اٹھالیں تو اس کا ذکر اور درود کا ورد انشاء اللہ بڑھتا جائے گا اور پھر ان کے دلوں میں خود بخود نیکی اور تقوےٰ پیدا ہوجائے گا۔

اللہ تعالیٰ کے فیوض

سے وہ حصہ لینا شروع کر دیں گے اور انوارِ الٰہیہ بھی جلد جلد نازل ہونے لگ جائیں گے۔ انوار تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ضرور نازل ہوں گے۔ بڑی چیز یہ ہے کہ اُن انوار سے تم کو بھی حصہ ملے۔ مَیں تمہیں وہ باتیں نہیں بتاتا جن سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو برکتیں ملیں اور تم کو نہ ملیں بلکہ مَیں تمہیں وہ طریق بتا رہا ہوں جس سے تم کو بھی اُن برکات سے حصہ مل سکے۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو تو ضرور برکتیں ملیں گی۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالےٰ اُن کو برکات عطا نہ فرمائے اور ان کے انوار دنیا میں روشن نہ کرے۔ پس تمہیں اُن کا فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ تمہیں یہ فکر ہونا چاہیئے کہ تم ان برکات سے حصہ لیتے ہو۔ یا نہیں لیتے۔ پس تمہارے مُنہ سے یہ باتیں اس لئے نکلوائی جاتی ہیں کہ اگر تم اُن پر عمل کروگے تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر برکات و انوار نازل ہونے کی وجہ سے تمہیں بھی ان برکات سے حصہ مل جائے گا۔ اگر تم درود پر دوام اختیار کروگے۔ اگر تم تسبیح و تحمید اور تکبیر میں حصہ لوگے۔ اگر تم اپنی نمازیں درست کروگے۔ اگر تم ارکانِ نماز کو آہستگی اور اطمینان کے ساتھ ادا کروگے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جب زمین پر اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی برکتیں نازل ہوں گی تو ان برکات سے تم کو بھی حصہ ملے گا اور تمہارا خاندان اور تمہاری نسلیں ان برکات سے محروم نہیں رہیں گی۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہے گا کہ جاؤ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے انوار کو دنیا میں پھیلاؤ۔ جاؤ اور آپؐ کی برکات سے زمین والوں کو حصہ دو۔ تو اس وقت خدا اپنے فرشتوں کو یہ بھی حکم دے گا کہ دیکھنا میرے فلاں بندے کو بھی یاد رکھنا کیونکہ وہ بھی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت کے لئے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر رحمت اور سلامتی نازل ہونے کے لئے مجھ سے

عاجزانہ طور پر دعائیں

کیا کرتا تھا۔ پس جب تم آسمان سے رحمتوں کے خزانے لے جاؤ تو اُس کے گھر کو نہ بھولنا بلکہ اُسے بھی ان رحمتوں سے مالا مال کر دینا۔ پس جو لوگ محبّت اور اخلاص کے ساتھ درود پڑھیں گے وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ تعالےٰ کی برکات سے حصّہ پائیں گے۔ اُن کے گھر رحمتوں سے بھر دئے جائیں گے اُن کے دل اللہ تعالےٰ کے انوار کا جلوہ گاہ ہوجائیں گے اور نہ صرف ان روحانی نعماء سے وہ لذّت اندوز ہوں گے بلکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبّت کی وجہ سے چونکہ ان کی خواہش ہوگی کہ اسلام پھیلے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا نام اکنافِ عالم تک پہنچے۔ اس لئے وہ اپنے اس ایمانی جوش اور دردمندانہ دعاؤں کے نتیجہ میں

اسلام کے غلبہ کا دن

بھی دیکھ لیں گے۔ اور سچّی بات تو یہ ہے کہ دعائیں ہی ہیں جن سے یہ عظیم الشان کام ہوسکتا ہے۔ دنیوی کوششیں تو محض سہارے اور ہمارے اخلاص کے امتحان کا ایک ذریعہ ہیں، ورنہ قلوب کا تغیّر محض خدا کے فضل سے ہوگا اور اس فضل کے نازل ہونے میں ہماری وہ دعائیں ممد ہوں گی جو ہم عاجزانہ طور پر اس سے کرتے رہیں گے۔"

(الفضل ۲۳۔ مئی ۱۹۴۴ء صفحہ ۵،۶)

اطفالُ الاحمدیّہ کے مرکزی امتحانات

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات کے لئے اس سال ۲۴ر مئی جمعہ کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ ہر طفل کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ چار امتحان درجہ بدرجہ پاس کرے۔

پہلا درجہ :- ستارۂ اطفال
دوسرا درجہ :- ہلالِ اطفال
تیسرا درجہ :- قمرِ اطفال
چوتھا درجہ :- بدرِ اطفال

ان امتحانات کے نصاب کی کتابیں "کامیابی کی راہیں" کے نام سے الگ الگ شائع شدہ ہیں اور مرکز سے قیمتاً حاصل کی جاسکتی ہیں۔

جملہ مربیان و ناظمینِ اطفال تعلیمی کلاسیں لگا کر بچّوں کو نصاب کی اچھی طرح سے تیاری کروائیں۔ سب احمدی والدین سے بھی درخواست ہے کہ گھروں میں درس و تدریس کے ذریعہ بچّوں کو تیاری میں مدد دیں اور اس بات کی نگرانی رکھیں کہ ان کے بچّے امتحان کی اچھی طرح سے تیاری کر رہے ہیں۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحسنَ الْجَزَاء۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قطعات

کوئی کہہ دے یہ جا کر اہلِ زر سے
کہ زر کمتر ہے خاکِ رہگزر سے
وہ دِل جس میں ہے اخلاصِ محبّت
گراں قیمت ہے وہ لعل و گہر سے

مَیں تیرے پاس ہوں تُو سامنے ہے
نگہ سے گُم زمین و آسماں ہیں
مگر خلوت نہیں مجھ کو میسّر
ابھی میری نگاہیں درمیاں ہیں

مَیں کیا دیکھوں طرب افزا نظارے
مری آنکھوں میں تم بستے ہو پیارے
نظر کا منتہا ہے تیرا دیدار
غبارِ راہ ہیں پھول اور ستارے

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ کا ذکرِ خیر

(شیخ خورشید احمد)

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کی جو غیر معمولی تائید۔ نصرت اور برکت حاصل ہے اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بکثرت ایسے بزرگ پیدا ہوئے جو زندہ اور گداز و سوز ایمان کے حامل تھے وہ سر تا پا اخلاص تھے۔ تقویٰ اطاعت محبت الٰہی اور محبت رسولؐ کے رنگ میں رنگین تھے ان کے ہر قول و فعل سے یہ ظاہر تھا کہ وہ ایک آسمانی نور سے فیضیافتہ ہیں جس کی بدولت انہیں ایک خاص ایمانی حلاوت حاصل ہے ایسے بزرگوں کا وجود بجائے خود اسلام اور احمدیت کی صداقت کی ایک زندہ و تابندہ دلیل ہے کیونکہ ان کے پاک نمونوں کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ جس آسمانی وجود سے انہوں نے یہ فیض اور برکت حاصل کی وہ نعوذ باللہ باطل کا علمبردار تھا۔ ایسے بزرگان کے حالات کا جماعت میں بار بار تذکرہ بہت ضروری ہے تاکہ نئی نسلوں میں بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پہ چلنے کا ولولہ اور شوق پیدا ہوتا رہے اور وہ بھی روحانیت کے رنگ میں رنگین ہوں۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ بھی ایسے ہی بزرگوں میں سے تھے آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے کئی لحاظ سے آپکو منفرد اور ممتاز مقام حاصل تھا سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ "ایازِ محمود" تھے۔ جب دنیوی ملازمت اور تمام امکانی ترقی اور عزت کو خیرباد کہہ کر دیارِ حبیب میں اپنے آقا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے قدموں میں آ بیٹھے تو پھر مرتے دم تک نہ اٹھے۔ سفر و حضر اور خلوت و جلوت میں آپ کو برابر نصف صدی تک حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی ایسی رفاقت اور قربت حاصل رہی جس کی اور کوئی مثال نہیں۔ اسی پاک صحبت کا نتیجہ تھا کہ آپ ایمان و عرفان میں برابر ترقی کرتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک رؤیا میں یہ دکھایا گیا کہ حضور کے خاندان کی معیت میں آپ ہر طرح کے خطرات سے محفوظ رہیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا حضور کا رؤیا خود

حضور ہی کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"ایک بڑا سانپ اس طرف جا رہا ہے جدھر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ہیں۔ میں انہیں ہوشیار کرنے کے لئے مڑا تو میں نے دیکھا کہ ان کے ساتھ میرا ایک بیٹا بھی ہے اور وہ اس طرف چلے آ رہے ہیں جس طرف سے سانپ نے گذرنا ہے۔ میں نے انہیں آواز دی لیکن اس کے ساتھ ہی سانپ پھنکارے مارتا ہوا ان لوگوں کی طرف گیا اور وہ دونوں زمین پر بیٹھ گئے۔ اور ایک درمیانی گلی میں جو ایک بازو پر تھی اس میں سانپ گھس گیا۔ اس گلی کے اندر کی طرف میرا بیٹا تھا اور کنارے پر ڈاکٹر صاحب تھے۔ سانپ کے گذرنے کے بعد دونوں کھڑے ہوئے اور ان سے معلوم ہوا کہ وہ بغیر کسی ضرر کے بچ گئے ہیں"

(الفضل ۲۷ جنوری ۱۹۵۲ء)

خاکسار کو ڈاکٹر صاحب کی زندگی کے آخری دور میں ان کی خدمت میں حاضر ہونے کے کئی مواقع ملتے رہے۔ بعض اوقات وہ ازراہ شفقت خاکسار کے غریب خانہ پر بھی تشریف لاتے رہے۔ ان کے جن اوصاف و صفات کا دل پر خاص اثر ہے ان کا کچھ تذکرہ کیا جاتا ہے:۔

(۱) آپ خدا۔ اسکے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کی کتاب (قرآن مجید) کی محبت میں ہمیشہ محو اور سرشار رہتے تھے یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ محبت آپ کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکی ہے۔ خدا تعالیٰ پر غیر معمولی ایمان اور توکل تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آنے پر آپ پر وجد اور رقت کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ قرآن کریم کا پڑھنا پڑھانا اس پر غور و تدبر کرنا اور معرفت کے نئے نئے نکات نکالنا آپ کی روح کی غذا تھی۔ آپ کو بڑی خواہش اور تمنا رہتی تھی کہ لوگ میرے پاس آئیں اور میں ان کے ساتھ قرآن کریم کے علوم و نکات کا تذکرہ کروں۔

(۲) خدا اور اسکے رسول کی محبت کا یہ نتیجہ تھا کہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفائے کرام سے بھی غایت درجہ محبت و عقیدت تھی۔ حضور علیہ السلام کے عہد مبارک کا جب تذکرہ فرماتے تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ان کی روح گداز ہو رہی ہے حضور کے خلفاء بالخصوص حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام اور درجہ کو خوب سمجھتے تھے اور کوئی ایسی بات نہیں ہونے دیتے تھے جسے کسی رنگ میں بھی آپ خلافت کے ادب و احترام کے منافی سمجھتے۔ چنانچہ ایک بار ایک خط میں مجھے تحریر فرمایا:۔

"ایک دفعہ ایک شخص نے مجھے محبت اور ارادت کی بناء پر دس روپے بھیجے کہ یہ آپ کا نذرانہ ہے میں نے فوراً واپس کر دئے اور لکھ دیا کہ یہ حق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہے۔ پھر ایک شخص نے جو انتہائی طور پر میرے زیر احسان تھا محبت اور ارادت کی بناء پر اپنے ایک پوتے کا نام تجویز کرنے کے لئے مجھے لکھا میں نے اسے جواب دیا کہ یہ حق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ہے۔ حضور کی خدمت میں خط لکھکر نام تجویز کرا لیں۔"

۲۔ ہر مریض کا علاج اتنی توجہ محبت اور شفقت سے فرماتے کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ شاید وہ آپ کا کوئی خاص عزیز اور محب ہے۔

ایک دفعہ خاکسار کا بیٹا عزیزم احمد بچپن میں کچھ بیمار ہو گیا۔ ان دنوں آپ حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے علاج معالجہ کے لئے قصر خلافت میں ہی رہا کرتے تھے۔ میں حاضر خدمت ہوا۔ بیماری کی تفصیل پوچھی اور اپنے ہاتھ سے دوا بنا کر دی اور فرمایا کہ شام کو مریض کی حالت سے اطلاع دیں انشاء اللہ دوا کے ساتھ ساتھ دعا بھی کروں گا۔ بچہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہو گیا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ کسی اور ضروری کام کی وجہ سے میں شام کو خود حاضر خدمت نہ ہو سکا کسی اور کو کہدیا کہ وہ جا کر ڈاکٹر صاحب کو مریض کی حالت کی اطلاع کر دے لیکن وہ بروقت انہیں اطلاع نہ دے سکا۔ دوسرے دن

جب میں حاضر خدمت ہوا تو ناراضگی کے رنگ میں فرمایا:۔

"بچے کی حالت کی اطلاع نہ پا کر مجھے بڑی گھبراہٹ رہی۔ رات بھر بے چین رہا اور دعا کرنے میں مصروف رہا ہوں بار بار یہی خیال آتا تھا کہ نہ معلوم بچہ کا کیا حال ہے"

غور فرمائیے! کتنے ڈاکٹر ہیں جو اتنی توجہ اتنی فکر اور اتنی محبت و شفقت کے ساتھ اپنے مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔ کاش یہی جذبہ تمام معالجین میں ——— اور بالخصوص احمدی معالجین میں سے تو ہر ایک میں ہو۔

(۳) تبلیغ کا بھی آپ کو خاص شوق تھا زبانی تبلیغ کا جب بھی موقع ملتا اس سے فائدہ اٹھاتے۔ خط و کتابت کے ذریعہ تبلیغ کا سلسلہ تو آخری وقت تک جاری رہا۔

(۴) آپ کی ایک خاص خوبی یہ بھی تھی کہ خط و کتابت میں بہت باقاعدہ تھے۔ خواہ کتنے ہی عدیم الفرصت اور بیمار ہوں خط کا جواب ضرور دیتے کئی دوست دعا کے لئے آپ کو لکھتے آپ ہر ایک کے لئے باقاعدگی سے دعائیں کرتے اور پھر انہیں مطلع فرماتے تھے۔

الغرض حضرت ڈاکٹر صاحب بہت سی ایسی خوبیوں کے مالک تھے جو ان کے بلند روحانی مقام پر دلالت کرتی تھیں اللہ تعالیٰ ہم سبکو ان کے نقش قدم پر چلنے اور ان کی خوبیوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

ہمارے دونوں چھوٹے بچے محمد ظفر قریشی و محمد فائح قریشی نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے امتحانات امتیازی طور پر پاس کئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں بچوں کی عمر میں برکت علم میں ترقی اور دینی و دنیاوی کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بچوں کے والد محترم محمد اسمٰعیل صاحب قریشی ٹائیفائیڈ کے شدید حملہ سے کافی عرصہ تک صاحب فراش رہے ہیں۔

اب بفضلہ تعالیٰ آرام ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ ان کی کامل صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے

عاجزہ سنجیدہ اسمٰعیل

راولپنڈی چھاؤنی

یوم مسیح موعودؑ کی تقریب پر مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

گذشتہ دنوں مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں نے جلسہ ہائے یوم مسیح موعود منعقد کئے۔ جن مقامات کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان کے صرف نام درج ذیل کئے جاتے ہیں بوجہ عدم گنجائش تفصیلی رپورٹیں شائع نہیں ہو سکیں گی

محمد آباد اسٹیٹ۔ احمد آباد اسٹیٹ۔ چک ۲۷ حیدرآباد۔ روہڑی سیمنٹ ورکس سکھر۔ نوکوٹ۔ میرپور خاص۔ ابراہیم آباد۔ گوٹھ احمدیہ۔ بنی سرروڈ۔ لاڑکانہ۔ بھروکے کلاں۔ ڈگری۔ گوٹھ احمدیہ۔ چک ۵ احمد آباد۔ لجنہ بنی سرروڈ۔ گرمولا ورکاں۔ گوجرانوالہ۔ کوئٹہ۔ جہلم۔ پنڈ بیگوال۔ راولپنڈی۔ چکوال۔ واہ کینٹ۔ گوجرخان۔ چک ۹/۱۲ل۔ چک ۳۶۸/T.D.A لیہ۔ پی۔ پشاور۔ بنوں۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ شادیوال۔ گھوگھر غربی۔ گجرات۔ مونگ۔ خوشاب۔ گھوگھیاٹ۔ لجنہ سرگودھا۔ بھیرہ۔ چناری (آزاد کشمیر) کوٹلی۔ مظفرآباد۔ ایبٹ آباد۔ چلہ گانگ۔ چاہ احمدیاں والا۔ بوریوالا۔ چک ۳۶۳/E.B۔ ۵۰۳/E.B۔ ۲۶۹/E.B۔ ۹۳/1-R خانیوال۔ ۳۰/11-L۔ ۱۸۲/7-R ساہیوال۔ ۱۳۷/9-L۔ شاہدرہ۔ لاہور۔ پاکپتن۔ لائلپور۔ چک ۱۸ ہوڈو۔ ڈیرہ غازیخان۔ بستی بزدار۔ مالوکے بھگت۔

مجالس خدام الاحمدیہ ماہ مارچ کا چندہ جلد بھجوائیں

ماہ مارچ ختم ہو چکا ہے لیکن بہت سی مجالس نے ابھی تک ماہ مارچ کا چندہ مرکز میں نہیں بھجوایا۔ تمام ایسی مجالس سے التماس ہے کہ ان کے پاس خدام الاحمدیہ کے چندہ جات کی جو رقوم وصول شدہ ہوں فوری طور پر مرکز کو ارسال کریں۔ اور آئندہ ماہ بماہ چندہ مرکز کو ارسال کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خدام الاحمدیہ کیلئے ایک ضروری اعلان

مجھے معلوم ہوا ہے کہ کسی مقام پر خدام نے پبلک جگہوں پر سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کیا ہے جسے بعض غیر از جماعت دوستوں نے ناپسند فرمایا ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ بار بار کی واضح ہدایات کو نظر انداز کرتے ہوئے یہ طریق اختیار کیا گیا ہے۔ پس جملہ خدام الاحمدیہ آئندہ اس امر کو ملحوظ رکھیں۔ کہ کسی قسم کا مذہبی لٹریچر پبلک جگہوں پر تقسیم کرنا مرکزی ہدایت کی صریح خلاف ورزی متصور ہوگا۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہنامہ تحریک جدید

ماہنامہ تحریک جدید کا اپریل کا شمارہ پانچ تاریخ کو پوسٹ کر دیا گیا تھا اگر کسی خریدار کو ہفتہ عشرہ تک پرچہ نہ ملے تو مہربانی فرما کر ہمیں اطلاع دیں تاکہ پرچہ دوبارہ ارسال کیا جائے۔ دیر سے اطلاع ملنے پر پرچہ دوبارہ بھیجنا مشکل ہوتا ہے

اب چونکہ نیا مالی سال شروع ہونے والا ہے۔ اسلئے مہربانی فرما کر وہ دوست جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ جلد چندے کی تجدید فرمائیں

(مینجنگ ایڈیٹر)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ایک عمدہ مثال

"ملتان کے ایک مخلص دوست میاں محمد علی صاحب کو جب یہ اطلاع دی گئی کہ دفتر دوم کے انیس سالہ دور میں انہوں نے اپنی طرف سے اور اپنے والد صاحب کی طرف سے جو ادائیگی کی ہے وہ پیارے امام کے مقرر کردہ اصول -/۱۹۰ روپے فی کس سے کم ہے تو باوجود مالی حالات زیادہ بہتر نہ ہونے کے انہوں نے فوراً ایک صد روپیہ ارسال فرما دیا اور بقیہ رقم پندرہ مئی سے قبل بھجوانے کا وعدہ فرمایا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

قارئین الفضل سے گذارش ہے کہ اپنے اس مخلص بھائی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ایمان و اخلاص اور مال و اولاد میں برکت دے اور اپنے فضلوں سے نوازے نیز اس عمدہ مثال کی تقلید میں اپنے اپنے انیس سالہ حسابات بھی مکمل کروا لیں تا انیس سالہ کتاب کے زیر ترتیب مسودہ میں آپ کا نام بھی شامل ہو جائے۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بچوں اور بچیوں کا رسالہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

خدا کے فضل سے رسالہ تشحیذ بچوں کی تربیت کے لئے نہایت مفید ثابت ہو رہا ہے عہدیداران اطفال کو چاہیئے کہ تشحیذ کے زیادہ سے زیادہ نئے خریدار بنائیں۔ نیز بچوں کو اس کے مطالعہ اور اس میں کثرت سے مضامین وغیرہ بھجواتے رہنے کی تحریک کریں۔

رسالہ کی سالانہ قیمت پانچ روپے ہے تاہم خاص حالات میں غرباء اور مستحقین کے لئے (قائد مجلس کی سفارش پر) قیمت میں رعایت کی سہولت بھی دی جاتی ہے۔

(مہتمم اطفال مرکزیہ ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ نوٹ فرمالیں

مرکز میں بعض ماہوار رپورٹیں اس حالت میں موصول ہو رہی ہیں۔ جن پر مجلس کا نام درج نہیں۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ ایسی رپورٹیں کسی مجلس کے نام شمار نہیں ہو سکیں۔ گویا ایک مجلس اپنی رپورٹ بھجوا چکی ہے۔ مگر مرکز میں ان کی کارگزاری شمار نہیں ہو رہی اسلئے قائدین مجالس سے گذارش ہے کہ رپورٹ فارم پر کرتے وقت پہلے مجلس کا نام ضرور درج کیا کریں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

محترم ڈاکٹر غلام اللہ صاحب پشاور حج بیت اللہ شریف و زیارت حرمین شریفین کے بعد یکم اپریل ۱۹۶۸ء کو بخیر و عافیت پشاور پہنچ گئے ہیں۔ احباب جماعت سے خاص دعاؤں کے لئے ملتجی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو شرف قبولیت بخشے جو انہوں نے وہاں اللہ تعالیٰ کے حضور کیں

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تصحیح

وصولی چندہ وقف جدید دفتر اطفال و ناصرات اخبار الفضل مورخہ ۲۷ ۶۸ء صفحہ ۶ سیریل نمبر ۱۱۔ ناصرات نصرت گرلز سکول۔ دارالنصر سکول و جونیئر ماڈل سکول کے سامنے وصول ہونے والے چندہ کی رقم ۳۵۰.۰۰ روپے ہے۔

احباب درستی کر لیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اردن انتہائی اقدام کرے گا

عمان ۱۲۔ اپریل۔ اردن کے شاہ حسین نے وزیرِ اعظم بہجت طلہونی اور وزیرِ خارجہ مسٹر عبد المنعم رفاعی سے طویل بات چیت کی اس کے بعد انہوں نے امریکی سفیر سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات دو گھنٹے تک جاری رہی۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ شاہ حسین نے امریکی سفیر پر واضح کر دیا ہے کہ اگر امریکہ اسرائیل کی حمایت ترک نہیں کرے گا تو ہم اپنے ملک کی سلامتی کے لئے انتہائی اقدامات اٹھانے پر مجبور ہو جائیں گے۔

بمباری میں پانچ گنا اضافہ ہو گیا

سائیگون ۱۲؍اپریل۔ امریکی فوجیوں نے کھی سان کے اڈے سے چار میل دور لانگ وی پر قبضہ کر لیا۔ اس سے قبل امریکی بمباروں اور بھاری توپ خانے نے لانگ وی پر قبضہ کرنے کے لئے زبردست گولہ باری کی اور کچھ دیر بعد پہلا کیولری ڈویژن اس فوجی کیمپ میں داخل ہو گیا۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ لانگ وی میں دشمن نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔ یاد رہے کہ لانگ وی میں امریکی فوج کا ایک خصوصی کیمپ تھا۔ اور اس پر شمالی ویٹ نامیوں نے بہ مزوری کو ٹینکوں کی مدد سے حملہ کر کے قبضہ کر لیا تھا۔ جس سے کھی سان پر ان کی گرفت مضبوط ہو گئی تھی ادھر امریکہ اور اس کے حلیف ملکوں کے ایک لاکھ فوجیوں نے سائیگون کے ارد گرد ۱۱ صوبوں میں چھاپہ ماروں کو ختم کرنے کے لئے زبردست جوابی حملہ شروع کر دیا ہے اور ان کی چھاپہ ماروں سے خونریز جھڑپیں شروع ہو گئی ہیں ادھر شمالی ویٹ نام نے الزام لگایا ہے کہ صدر جانسن کے جزوی طور پر بمباری بند کرنے کے اعلان کے بعد امریکی بمباری میں پانچ گنا اضافہ ہو گیا ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ انہوں نے یہ پیش کش خلوص سے نہیں کی تھی۔

گندم کی آزادانہ تجارت کی اجازت دیدی گئی

راولپنڈی۔ ۱۲؍اپریل۔ حکومت نے آئندہ مالی سال کے دوران گندم کی سرکاری قیمت خرید سترہ روپے فی من مقرر کر دی ہے اور یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ سرحدی علاقوں کے سوا گندم کی آزاد تجارت کے سلسلہ میں متعلقہ تمام اداروں پر پابندیاں ختم کر دی جائیں۔ یہ فیصلہ صدارتی کابینہ کے اجلاس میں کیا گیا ہے جس کی صدارت خواجہ شہاب الدین مرکزی وزیر اطلاعات کر رہے تھے۔ کابینہ کا یہ اجلاس چار گھنٹے تک جاری رہا اور کابینہ نے مغربی پاکستان میں گندم کی فراہمی سرکاری پالیسی طے کرنے کے لئے تفصیل سے غور و خوض کیا۔

صدارتی کابینہ نے فیصلہ کیا کہ گندم کی فراہمی کی پالیسی کو کامیاب بنانے کے لئے سارے مغربی پاکستان میں ۱۹۳ خریداری مراکز قائم کئے جائیں گے۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ کاشتکار تجارتی بنکوں کے پاس گندم رہن رکھ سکیں گے۔ ایک اندازہ کے مطابق اس سال صوبہ میں ۵۴ لاکھ ٹن گندم پیدا ہوگی۔ جب کہ پچھلے سال ۴۲ لاکھ ٹن گندم پیدا ہوئی تھی کابینہ نے صوبہ میں گندم ذخیرہ کرنے کے انتظامات کا بھی جائزہ لیا۔

کینساس اور ٹرینٹن میں لوٹ مار، آتشزدگی

نیویارک ۱۲؍اپریل۔ ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ کے سوگ کی دو روزہ تقریبات ختم ہوتے ہی امریکہ کے مختلف شہروں میں نسلی فسادات کی آگ تیز ہو گئی ہے کنساس اور نیوجرسی کے شہر ٹرینٹن میں لوٹ مار اور آتش زدگی کے لاتعداد واقعات ہوئے ہیں صرف کنساس میں پولیس کی فائرنگ سے ایک روز میں پانچ افراد ہلاک ہوئے ہیں ٹرینٹن میں نیوجرسی کے گورنر نے فوج طلب کر لی ہے۔

روسی بمبار سکوڈرن شام پہنچ گیا

دمشق ۱۲؍اپریل۔ شام کے صدر ڈاکٹر نور الدین العطاسی نے یہاں روسی بمبار طیاروں کے سکوڈرن کے کمانڈر اور ہوابازوں سے ملاقات کی۔ یہ سکوڈرن ہفتہ کے روز یہاں پہنچا تھا۔ روسی فضائیہ کے افسر اور ہوابازوں کے ساتھ ملاقات کے بعد صدر العطاسی نے بتایا کہ انہوں نے بمبار طیاروں کے مقابلہ کی صلاحیت کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں اس بارے میں روسی کمانڈر نے انہیں مکمل تفصیلات بتائیں۔ تاہم صدر نے یہ نہیں بتایا کہ روسی بمبار کتنی تعداد میں شام آئے ہیں۔ اور یہ کونسی قسم کے طیارے ہیں۔

زرمبادلہ کی آمدنی بڑھائی جائے

کراچی ۱۲؍اپریل۔ صدر ایوب نے زرمبادلہ کی آمدنی بڑھانے کی ضروریات پر زور دیا ہے اور کہا ہے کہ ملک کے ترقیاتی پروگراموں پر عمل درآمد کے لئے زرمبادلہ کی آمدنی میں اضافہ انتہائی ضروری ہے۔ یہ بات انہوں نے پاکستان اکنامک ایسوسی ایشن کی پندرھویں سالانہ کانفرنس کے موقع پر ایک پیغام میں کہی ہے

شیخ عبداللہ جنوبی بھارت کا دورہ کریں گے

کراچی ۱۲؍اپریل۔ کشمیری رہنما شیخ محمد عبد اللہ اس مہینے کے آخر میں جنوبی بھارت کا دورہ کریں گے۔ وہ کیرالہ بھی جائیں گے

شیخ عبد اللہ ۲۰؍اپریل کو نئی دہلی پہنچیں گے۔ اور بعد ازاں جنوبی بھارت کا دورہ کریں گے۔

کیرالہ کی مسلم لیگ پارٹی شیخ محمد عبد اللہ کے شاندار استقبال کی کے لئے تیاریاں کر رہی ہے۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”اس وقت سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطورِ امانت رکھا ہو وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔“

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

مغربی پاکستان ریلوے بورڈ نوٹس نمبر PR-1/67/PMP/26

تمام متعلقہ ٹنڈر دہندگان کی اطلاع کے لئے بذریعہ ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ ٹنڈر انکوائری نمبر PR-1/67/PMP/26 میں جہاں جہاں یہ لکھا گیا ہے کہ پلانٹ اور مشینری بی۔ ایس سپیسیفیکیشن پر پوری اترنی چاہیئے وہاں یہ نوٹ کر لیا جائے کہ بی ایس سپیسیفیکیشن کے مساوی نوعیت کی اس سے اعلیٰ کوالٹی کی مشینری بھی اگر پیش کی جائے تو وہ بھی قبول کی جاسکتی ہے

اے ایچ خان پی آر ایس
برائے سیکرٹری ریلوے بورڈ

IMEC(7)956

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزم عبد الواسع ولد شیخ عبد المجید نمبر ۱۲ مراد کلاتھ مارکیٹ لائل پور پانچ چھ روز سے بوجہ بخار درد ٹانگ سخت علیل ہے۔ چھ روز سے طبیعت زیادہ علیل ہے جس سے بہت تشویش ہے جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی شفائے کامل و عاجل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(حکیم محمد اسماعیل کارکن دفتر ایڈیٹر الفضل ربوہ)

۲۔ اس دفعہ دار الاقامۃ (النصرۃ) ربوہ کے چودہ طلبہ میٹرک کے امتحان میں شامل ہوئے ہیں احباب کرام سے ان کی کامیابی و کامرانی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۳۔ عبد اللطیف صاحب سپرنٹنڈنٹ دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ کو کئی روز سے وجع المفاصل کی شکایت ہے۔ ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(رحیم احمد ناصر دار العلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ)

خادم احمدیت کا حقیقی مفہوم کیا ہے؟

پیار اور محبت کے جذبہ سے سرشار ہو کر اسلام اور احمدیت کی خدمت کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ نومبر ۱۹۶۵ء کو جامعہ احمدیہ میں خدام الاحمدیہ کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے خدام الاحمدیہ یعنی دوسرے لفظوں میں خادم احمدیت کا حقیقی مفہوم نہایت دلنشین انداز میں ذیل کے الفاظ میں بیان فرمایا تھا:-

"اصطلاحی معنے کی رو سے تو آپ جن کی عمر ۱۵ اور ۴۰ سال کے درمیان ہے خدام الاحمدیہ ہیں لیکن درحقیقت ہر احمدی ہی خادم احمدیت ہے اس لئے گو میں بالواسطہ اپنے ان بھائیوں کو خطاب کروں گا جو ۱۵ سے ۴۰ سال کے درمیانی عمر کے ہیں لیکن میرا خطاب بالواسطہ خود اپنے کو اور ہر احمدی کو ہے۔ خادم احمدیت میں دو لفظ پائے جاتے ہیں ان میں سے اصل زور احمدیت کے لفظ پر ہے۔"

- احمدیت نام ہے صداقت کا اسلام کا
- احمدیت نام ہے عجز و انکساری کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا۔
- احمدیت نام ہے مخلوق خدا کی ہمدردی و غمخواری کا۔
- احمدیت نام ہے خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو تلاش کرنے کا۔
- احمدیت نام ہے رضائے الٰہی کی جستجو کا
- احمدیت نام ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ظل بننے کی کوشش کا۔
- احمدیت نام ہے مسیح الموعود علیہ السلام کی شکل اختیار کرنے کا۔

"پس اصل غرض احمدیت پر زور دینا ہے اور ان دو الفاظ کو استعمال کر کے ہم یہ دعوےٰ کرتے ہیں اور ساتھ ہی اپنے رب سے یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اس احمدیت کے خادم بن کر اپنی زندگیاں گزاریں گے۔"

"خدمت دنیا میں ہمیں تین قسم کی نظر آتی ہے ایک خدمت وہ جو بیچی جاتی اور مول لی جاتی ہے جیسے مزدور کی خدمت، راج کی خدمت، حکیم کی خدمت، ڈاکٹر کی خدمت وغیرہ وغیرہ ایک خدمت وہ ہے جو بیگار کے طور پر لی جاتی ہے اور مجبوراً کی جاتی ہے جیسے کہ کشمیر میں بیگار یا خدمت لینے کا اب بھی رواج ہے۔ یہ خدمت طاقت کے بل بوتے پر اور ڈنڈے کے زور سے لی جاتی ہے اور ایک خدمت وہ ہے جس کا سوتا دل سے نکلتا ہے۔ اور پیار کے اندر سے وہ ظاہر ہوتا ہے جیسے ماں باپ اپنے بچے کی خدمت کرتے ہیں یا بچے اپنے والدین کی۔ وہ کسی اجرت کے خواہاں نہیں ہوتے اور نہ ہی ان پر کوئی زور ہوتا ہے کسی کا۔ بلکہ ماں باپ اپنے بچے کی اور بچے اپنے والدین کی خدمت محض محبت سے مجبور ہو کر کرتے ہیں۔"

"پہلی دو قسم کی خدمتوں کی ضرورت نہ اسلام کو ہے اور نہ ہی احمدیت کو۔ احمدیت کو ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم پیار اور محبت کے جذبہ سے سرشار ہو کر اس کی خدمت کرنے والے ہوں۔ جس طرح ایک بچہ اپنے ماں باپ کے ہزاروں احسانوں کو اپنے اوپر دیکھتے ہوئے مجبور ہو جاتا ہے کہ ان کی خدمت کرے اور اس کے دل و دماغ کے کسی گوشہ میں بھی یہ خیال پیدا نہیں ہوتا کہ وہ اس کی خدمت کے بدلہ کا مطالبہ کرے اسی طرح احمدیت کو بھی ہماری اس قسم کی خدمت کی ضرورت ہے اور اسلام کو بھی۔"

"اگر یہ سچ ہے اور یقیناً سچ ہے تو پھر یہ ضروری ہے کہ ہمارے دلوں میں احمدیت کی خدمت رچی ہوئی ہو اور ہم دنیا کی ہر چیز پر اسلام اور احمدیت کو ترجیح دیں۔ اور ہر چیز کو ہر وقت اسلام اور احمدیت پر قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔"

"یہی وہ خدمت کا جذبہ ہے یہی وہ محبت کا تعلق ہے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں محبوب ہے کیونکہ کہنے والوں نے تو یہ بھی کہا ہے اور سچ کہا ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اس نیت سے خدمت بجا لانا کہ خدا کی جنت ملے گی یہ بھی انسان کو روحانیت کے بلند مقام سے گرانے کا موجب ہوتا ہے حقیقی معنے میں اپنے رب کی وہی خدمت کرتا ہے جو اپنے رب سے اس کی رضا اور خوشنودی کے سوا کسی چیز کا خواہاں نہ ہو۔"

(الفضل ۲ مارچ ۱۹۶۶ء)

تمام احمدی نوجوانوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس زریں ارشاد کی روشنی میں اپنے اعمال و افعال کا محاسبہ کر کے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔

مہتمم خدمت خلق
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اطفال الاحمدیہ کی عظیم ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اطفال الاحمدیہ کے نام اپنے پیغام محررہ ۱۱ دسمبر ۱۹۶۵ء میں فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اسلام کو دنیا میں غالب کرے گا اور دنیا کی سب قومیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گی اور یہ کام خدائے غفور رحیم نے جماعت احمدیہ کے سپرد کیا ہے اور آپ اس جماعت کے اطفال ہیں۔ بڑے ہو کر آپ نے تبلیغ اسلام اور نومبائعین کی تربیت کی ذمہ داری سنبھالنی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ اسی عمر میں دین کی باتیں سیکھیں اور خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار اپنے دلوں میں پیدا کریں۔ آپ کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے اطفال الاحمدیہ کی تنظیم قائم کی گئی ہے۔ امید ہے کہ آپ اس کے پروگرام میں شوق سے حصہ لیتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔"

جملہ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ اپنے گھر کے بچوں تک حضور کا یہ قیمتی پیغام پہنچا دیں۔ اور انہیں مجلس اطفال الاحمدیہ کے پروگراموں میں بڑے ذوق و شوق سے حصہ لینے کی تلقین فرمائیں۔ نیز خود بھی کارکنان مجلس سے اس بارہ میں پورا تعاون فرمائیں تاکہ ہماری نئی نسل بہترین رنگ میں تربیت حاصل کر کے مستقبل میں عائد ہونے والی ذمہ داریاں نبھا سکے اور تا غلبۂ اسلام کے دن قریب سے قریب تر آجائیں۔

(مہتمم اطفال مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار کے بڑے بھائی عبدالرشید صاحب ابن الحاکم علی صاحب ٹال والے چار پانچ یوم سے دماغی عارضہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(مجید احمد [illegible] دارالرحمت شرقی ربوہ)

ماہنامہ الفرقان ربوہ کے متعلق ضروری اطلاع

اپریل کا الفرقان ۱۲ تاریخ کو پوسٹ کر دیا گیا ہے اس کا حجم بعض فوری ناگزیر وجوہ کے باعث کم ہو گیا ہے مگر اس کی تلافی یوں ہو جائے گی کہ الفرقان کا مئی کا شمارہ فضیلت اسلام نمبر خاص پرچہ ہوگا۔ جس میں اسلام اور مسیحیت کا مکمل موازنہ شائع ہوگا۔ یہ پرچہ انشاء اللہ سو صفحات پر مشتمل ہوگا۔ خریدار اصحاب مطلع رہیں اور الفرقان کے لئے مزید خریدار مہیا فرمائیں۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں داخلہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے سالانہ نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے نئے سیشن کے لئے نرسری تا آٹھویں کلاس میں داخلہ مورخہ ۱۶ اپریل سے ۳۰ اپریل ۶۸ء تک جاری رہے گا۔ احباب استفادہ کریں

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول زیر انتظام لجنہ اماء اللہ حضرت محترمہ سیدہ ام متین صاحبہ ایم اے کی نگرانی میں عرصہ دس سال سے قائم ہے۔ دینیات کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے اور اس کے لئے ایک ماہر دینیات ٹیچر کا انتظام ہے۔ احباب لجنہ کی کوششوں سے شامل ہوتے ہوئے اپنے بچوں کو ادارہ ہذا میں داخل کریں۔ اور اس کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔

ہیڈ مسٹریس
فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴